ماڈیول کی تفصیلات اور اس کا خاکہ

Details of Module and its structure

ماڈیول کی تفصیلات **Module Detail**	
مضمون کا نام **Subject Name**	اردو Urdu
کورس کا نام **Course Name**	ثانوی سطح کے اردو اساتذہ کے لیے آن لائن تربیتی کورس **Online Course for Teachers Teaching Urdu at Secondary Stage**
ماڈیول کا عنوان **Module Name/Title**	داستان کی تدریس Dastan ki Tadrees
ماڈیول آئی ڈی **Module ID**	**TUSS_DKT_13**
کلیدی الفاظ **Keywords**	داستان امیر حمزہ، بوستان خیال، مافوق الفطری عناصر، حکایات لقمان، باغ و بہار

ڈیولپمنٹ ٹیم

Development Team

کردار **Role**	نام **Name**	ادارہ **Affiliation**
کورس کوآرڈینیٹر **Course Coordinators**	پروفیسر محمد فاروق انصاری **Prof. Mohd. Faruq Ansari** پروفیسر دیوان حنان خان **Prof. Diwan Hannan Khan**	ڈی ای ایل، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی **DEL, NCERT, New Delhi**
کورس ایڈمنسٹریٹر **Course Administrator**	ڈاکٹر عزیر احمد **Dr. Uzair Ahmad**	ڈی ای ایل، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی **DEL, NCERT, New Delhi**

ماڈیول:13

داستان کی تدریس

1 تمہید 2

2 مقاصد 3

3 مرکزی کہانی 3

4 فضا 4

5 مافوق الفطری عناصر 4

6 کردار 5

7 اردو میں داستان کا ارتقا 5

8 حکایت 6

9 تمثیل 6

10 داستان کی تدریس 7

11 خلاصہ 8

1 تمہید

داستان ایک طویل اور مسلسل قصّے کو کہتے ہیں جس میں واقعات کو پُرکشش انداز میں اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ سامعین کی دلچسپی اور تجسّس برقرار رہے۔ داستان کا فن بنیادی طور پر سننے اور سنانے کا فن رہا ہے اسی وجہ سے اس صنف کے لیے داستان گوئی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ بہت بعد میں داستانوں کو تحریری شکل میں محفوظ کیا گیا۔ اب چونکہ داستان گوئی کی روایت تقریباً ختم ہوگئی ہے اس لیے تحریری داستانوں کو ہی بنیاد بنا کر داستان کی اہم خصوصیات کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

2 مقاصد

- داستان کا فن اور اس کی فضا۔
- داستان میں مافوق الفطری عناصر۔
- داستان میں کردار نگاری۔
- حکایت اور تمثیل۔
- اردو میں داستان کا آغاز و ارتقا۔

داستان کا فن سامعین یا قاری کو باندھے رکھنے کا فن ہے۔ دلچسپی، اثر انگیزی، حیرت، استعجاب وغیرہ داستان کے لیے لازمی ہیں۔ اس لیے داستان میں معمولی باتوں کے بجائے غیر معمولی باتوں کے بیان پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ظاہر اور واضح کے بجائے پوشیدہ اور پُر اسرار چیزیں زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ حقیقت کے بجائے تخیل، منطقی استدلال کے بجائے بعید از قیاس باتیں اور واقعات داستان کو دلچسپ اور پر اثر بناتے ہیں۔ داستان اپنے عہد کی دستاویز ہوتی ہے۔ اس میں اس عہد کے رہن سہن، رسم و رواج، اندازِ فکر اور لسانی رویّوں کا اظہار ہوتا ہے۔ داستان میں ہمیشہ باطل پر حق کی فتح ہوتی ہے۔ داستانوں میں بنیادی طور پر چار اجزا پائے جاتے ہیں: رزم، بزم، طلسم اور عیاری۔

3 مرکزی کہانی

داستان میں ایک مرکزی قصہ ہوتا ہے۔ مرکزی کہانی کا موضوع عموماً عشق، جنگ، مہم یا مذہب ہوتا ہے۔ اردو میں عشقیہ اور مہماتی داستانیں زیادہ مقبول رہی ہیں۔ ساری توجہ داستان کو دلچسپ بنانے پر ہوتی ہے۔ داستان کے کردار عام طور سے بادشاہ، شہزادہ، شہزادی، کوئی مشہور دیومالائی شخصیت یا معروف جنگجو ہوتے ہیں جو جرأت، مردانگی اور دلیری کے پیکر ہوتے ہیں۔ مرکزی کہانی کا ہیرو دشمنوں اور دشواریوں پر قابو پاکر منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

داستان میں طوالت اور دلچسپی کو قائم رکھنے کے لیے کئی قصے بھی ہوتے ہیں۔ ضمنی قصّوں کے کردار داستان کے ہیرو کے دوست، رشتہ دار یا رقیب ہوسکتے ہیں۔ ضمنی قصّے عام طور سے عشقیہ ہوتے ہیں۔ ان میں جنسی معاملات کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے تا کہ داستان میں قاری کی دلچسپی قائم رہے۔ اس کے علاوہ ضمنی قصّے مزاحیہ، رومانی، مافوق الفطرت، سرّی، طلسماتی، مہماتی اور تمثیلی قسم کے بھی ہوتے ہیں۔

قصّہ در قصّہ کی تکنیک داستان کے پلاٹ کو طول دینے میں کافی کار آمد ہوتی ہے۔ اس تکنیک میں ایک قصّہ سے دوسرا، دوسرے سے تیسرا شروع ہو جاتا ہے اور اصل قصّہ بعض اوقات پس پشت جا پڑتا ہے۔ ایسا داستان کے پلاٹ میں پیچیدگی لانے کے لیے کیا جاتا ہے جو کہ داستان کی تکنیک کے لحاظ سے پلاٹ کا عیب نہیں بلکہ اس کا حسن ہے۔

4 فضا

داستان کی ایک اہم خصوصیت اس کی فضا ہے۔ لہٰذا داستان میں پیش کردہ واقعات کا تعلق زمانۂ قدیم سے دکھایا جاتا ہے۔ مثلاً "کسی زمانے میں ایک بادشاہ تھا" یا "بہت زمانہ گزرا، ملکِ روم پر فلاں بادشاہ کی حکومت تھی"۔ اسی طرح داستان میں دور دراز کے ملکوں کی کہانی بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً بدخشاں، روم، بلخ، یونان یا پھر کوئی خیالی ملک۔

5 مافوق الفطری عناصر

داستان کی ایک اہم خصوصیت فوق فطری عناصر کی موجودگی ہے۔ ان عناصر سے مراد وہ عناصر ہیں جنھیں منطق اور استدلالی ذہن قبول نہیں کرتا۔ مثلاً دیو، جن، پری، چڑیل وغیرہ داستان میں جابجا نظر آتے ہیں جو غیر معمولی قوت اور صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ جادو منتر کے زور پر وہ انسان کو مکّھی یا کسی جانور میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ یا پھر انسان کی نظروں سے اوجھل رہنے کی اُن میں صلاحیت ہوتی ہے یا پھر آن کی آن میں ہزاروں لاکھوں میل کا سفر کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ داستان میں ایسے چرند و پرند اور درندے ہوتے ہیں جو انسانی صفات و خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ مثلاً گفتگو کرنے والا طوطا، تقریر کرنے والا بندر یا دور دراز کی خبر دینے والا کوئی اور جانور۔

6 کردار

جدید فکشن کے اصولوں کے لحاظ سے داستانوں میں کرداروں کا ارتقا نہیں پایا جاتا اور نہ ہی وہ منفرد کہلاتے ہیں۔ ان کرداروں کو یا تو تمثیلی کہا جاتا ہے یا ٹائپ (سپاٹ)۔

داستان میں حقیقی اور غیر حقیقی دونوں طرح کے کردار ہو سکتے ہیں۔ جیسے امیر حمزہ، حاتم طائی اور خلیفہ ہارون رشید وغیرہ حقیقی کردار ہیں۔ لیکن یہ کردار داستان کے غیر ارضی یا تخیلی ماحول میں غیر یقینی اور مافوق الفطرت عمل کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے کردار غیر حقیقی ہوتے ہیں جیسے دیو، پری، جن اور عِفریت وغیرہ۔ ان کے علاوہ پہاڑ، پرندے اور درخت وغیرہ بھی کردار کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

7 اردو میں داستان کا ارتقا

اردو میں داستانیں نظم و نثر دونوں میں لکھی گئی ہے۔ "سب رس" اور "قصّہ ٔمہر افروز و دلبر" اردو کی ابتدائی داستانیں ہیں۔ "داستانِ امیر حمزہ"، "بوستانِ خیال"، "آرائشِ محفل"، "باغ و بہار"، "فسانۂ عجائب"، "الف لیلہ"، "رانی کیتکی کی کہانی" وغیرہ معروف نثری داستانیں ہیں۔ "سحر البیان" اور "گلزارِ نسیم" مثنوی کی ہیئت میں منظوم داستانیں ہیں۔

اردو میں "داستان امیر حمزہ" طویل ترین داستان ہے جو کم و بیش چالیس ہزار صفحات میں چھیالیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں "طلسمِ ہوشربا"، مشہور و معروف حصہ ہے جس کے بعض کردار مثلاً امیر حمزہ، عَمرو عیار، افراسیاب، ملکہ حیرت، لندھور بن سعدان وغیرہ خاصے جانے پہچانے کردار ہیں۔ اس کے علاوہ عمرو عیار کی زنبیل، سلیمانی جال اور طلسمی گولے اور انگوٹھیاں وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اس داستان میں قدم قدم پر حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اردو میں بعض معروف داستانیں مختصر ہیں یعنی صرف ڈھائی تین سو صفحات پر مشتمل۔ مثلاً میر امن کی "باغ و بہار" جو فارسی قصہ ٔچہار درویش کا اردو ترجمہ ہے اور رجب علی بیگ سرور کی "فسانۂ عجائب"۔ ان داستانوں سے اردو زبان کے لسانی ارتقا کا پتا چلتا ہے۔

8 حکایت

حکایت نظم یا نثر میں ایسا مختصر قصّہ ہے جس سے کوئی اخلاقی سبق ملتا ہو۔ اکثر حکایت کے کردار چوپایے اور پرندے وغیرہ ہوتے ہیں جن کے قول و عمل میں انسانی قول و عمل سے مماثلت ہوتی ہے۔ یعنی حکایت دراصل تمثیلی کہانی ہے۔ بہت سی حکایات میں انسانی کردار بھی ملتے ہیں۔

ادب کی تاریخ میں حکایت کا سراغ چھٹی صدی قبل مسیح سے ملتا ہے۔ "حکایاتِ لقمان" اس کی اوّلین مثال ہے۔ قدیم ہندوستانی عوامی قصے کہانیوں کو بھی حکایت کا نام دے سکتے ہیں۔ مثلاً پنچ تنتر اور جاتک کہانیاں وغیرہ۔

ادب کے علاوہ بہت سی مذہبی روایات اور کتابوں میں بھی حکایات کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔ توریت، انجیل اور قرآن میں بہت سے اخلاقی قصے شامل ہیں۔ سعدی کی "گلستان" اور "بوستان" کی حکایتوں کے اردو میں متعدد ترجمے ہو چکے ہیں۔ ملاوجہی کی "سب رس" اور ابن نشاطی کی "طوطی نامہ" میں بھی کئی حکایات ملتی ہیں۔

9 تمثیل

'تمثیل' کے لغوی معنی ہیں مثال دینا، مطابقت قائم کرنا۔ غیر مادّی یا غیر مرئی چیزوں کو مرئی شکل میں پیش کرنا تمثیل کہلاتا ہے۔ تمثیل میں عموماً اخلاقی اصلاح کے نقطۂ نظر سے ذہنی تصورات کو مجسم کر کے کرداروں کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی نیکی، بدی، لالچ، حسد، عشق، غلامی، عیّاری، ہمّت اور بزدلی وغیرہ کردار ہوتے ہیں جنھیں عام انسانی کرداروں کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

تمثیل بیانیہ کہانی کا قدیم ترین اسلوب ہے۔ مذہبی واقعات اور دیوی دیوتاؤں کے قصوں میں اس کی بہت سی مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ "پنچ تنتر" اور "انوار سُہیلی" کی کہانیاں تمثیلی کہانیاں ہیں۔ گوتم بدھ سے متعلق جاتک کہانیوں میں بھی تمثیل کا رنگ غالب ہے۔ انجیل اور قرآن کے بعض بیانات تمثیلی خصوصیت رکھتے ہیں۔ اردو میں ملّا وجہی کی "سب رس" تمثیل کی نمایاں مثال ہے جس میں قصہ حُسن ودل کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کے تمام کردار تمثیلی ہیں۔

10 داستان کی تدریس

تدریسی فضا تیار کرنے کے لیے طلبا سے یہ دریافت کیا جائے کہ کیا ان میں سے کوئی دلچسپ قصّہ سنا سکتا ہے؟ جب کوئی طالب علم تیار ہوجائے تو اسے قصّے کو مختصراً بیان کرنے کو کہا جائے تاکہ قصّہ سننے کے بعد اور اس کی وضاحت کے بعد فوراً اس متن پر گفتگو شروع کی جاسکے جس کے لیے فضابندی کی گئی ہے۔

طالب علم جس قصے کو بیان کرے، اس سے پوچھا جائے کہ یہ قصّہ آپ نے کس سے سُنا؟ وہ یقینی طور پر اپنی نانی، دادی یا والدہ یا کسی اور شخص کے بارے میں بتائے گا۔ اس کے بعد طلبا سے یہ بھی دریافت کیا جاسکتا ہے کہ وہ کہانیاں یا قصّے جو انھوں نے اپنے بزرگوں سے سُنے ہیں ان کا لکھنے والا کون ہے؟ طلبا کے جواب کی نوعیت کی روشنی میں گفتگو کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے اُستاد کو یہاں رُک کر یہ بتانا پڑے کہ قصّے کہانیوں یا داستانوں میں دراصل ہمارے معاشرے میں موجود لوگوں کے برعکس غیر فطری اور عجیب وغریب کردار ہوتے ہیں یعنی پریاں، جن، دیو، عجیب الخلقت جانور اور جادوگر وغیرہ۔ یہاں مشکل سے ہی ہمارے سماج کے کسان، مزدور اور غریب کا کوئی جیتا جاگتا کردار نظر آتا ہے۔

داستان ایک طویل قصّے کا نام ہے جس میں ایک قصّے کے اندر کئی قصّے موجود ہوتے ہیں۔ داستان محض تفریح کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ نہ کچھ پیغام پوشیدہ ضرور ہوتا ہے۔

داستان باغ وبہار کے بادشاہ آزاد بخت کے قصّے میں روم کے جس شہزادے کا ذکر ملتا ہے اُسے سوچے سمجھے بغیر فیصلہ کرنے والا انسان بتایا گیا ہے۔ ایسا انسان دُنیا میں کامیاب نہیں ہوتا۔ داستان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اُسے گھٹا بڑھا کر ہم اپنے لفظوں میں دوسروں کو سُنا بھی سکتے ہیں۔ داستان کا اسلوب متاثر کن ہونا چاہیے۔ میر امّن نے آزاد بخت کی کہانی کو بڑی خوبصورتی سے عام بول چال اور روزمرّہ کی زبان میں بیان کیا ہے جس کو پڑھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس میں کردار ہرچند کہ شہزادے یا بادشاہ ہیں لیکن وہ ہمارے معاشرے کے جیتے جاگتے کردار معلوم ہوتے ہیں۔

اب تک کی گفتگو کی روشنی میں طلبا کو یہ بتایا جاسکتا ہے کہ آزاد بخت کی کہانی کیا ہے؟ اس کے فوراً بعد ان کرداروں کی شناخت کروائی جاسکتی ہے جو کہانی میں موجود ہیں اور یہ بھی بتایا جاسکتا ہے کہ داستان میں کرداروں کے علاوہ پلاٹ، منظر، مکالمہ اور مافوق الفطرت عناصر ہوتے ہیں۔ مثلاً گیارہویں جماعت کی کتاب گلستان ادب کے ایک سبق کے متن میں ایک جگہ یہ لکھا گیا ہے کہ

"سوداگر کو بہت سا انعام واکرام دیا اور سند راہ داری کی لکھ دی کہ اُس سے ہماری تمام قلم رو میں کوئی مزاحم محصول کا نہ ہو اور جہاں جاوے اُس کو آرام سے رکھیں"۔ اس عبارت کی روشنی میں طلبا کو یہ بتایا جاسکتا ہے کہ ہر چند کہ قصّے کہانیاں فرضی ہوتے ہیں لیکن ان کا ہمارے سماج سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

ان نکات کے ذکر کے بعد مصنف کا تعارف پیش کیا جاسکتا ہے اور اس داستان کا تعلق جس زمانے سے ہے اُس عہد اور تہذیب پر متن کی روشنی میں گفتگو بھی کی جاسکتی ہے۔ متن میں موجود محاورات کو تختۂ سیاہ پر لکھ کر جُملوں میں اس کے استعمال کا طریقہ بتایا جاسکتا ہے۔ مرکّبات کی بھی نشاندہی کرکے اُس پر گفتگو کی جاسکتی ہے۔

11 خلاصہ

ایک زمانے تک داستان گو اپنے فن کو پیش کرتا رہا ہے اور بہت بعد میں اسے محفوظ کرنے کی غرض سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ داستان کی خصوصیات میں مافوق الفطرت عناصر اور قصہ در قصہ تکنیک شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض داستانیں کئی کئی جلدوں پر محیط ہیں۔ داستان اردو ادب کا بیش بہا خزانہ ہے اس کے مطالعے سے نہ صرف اُس دور کی تہذیب اور ثقافت کا علم ہوتا ہے بلکہ زبان وبیان کا سلیقہ بھی آتا ہے۔ موجودہ دور میں داستان گوئی کا پھر آغاز ہوا ہے جو پوری دنیا میں مقبول ہو رہا ہے۔

Disclaimer

آن لائن کورس کے درسی مواد کی ترتیب وتدوین کے لیے این سی ای آر ٹی کی درسی ومعاون درسی کتابوں اردو زبان وادب کی تاریخ، اردو قواعد وانشا، اردو کی ادبی اصناف، رہنما کتاب، اردو تدریسیات، اردو زبان کی تدریس وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔